20049-صرف جمعہ کوروزہ رکھنے کا حکم

سوال

کیا آپ مجھے یہ بتاسکتے ہیں کہ کیا ہمارے لئے یہ جائز ہے کہ ہم صرف جمعہ کا نفلی روزہ رکھیں ؟

پسندیدہ جواب

صحیحین میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث ہے کہ :

وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا : (تم میں سے کوئی بھی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے الا یہ کہ ایک اس سے قبل یا ایک دن اس سے بعد)

صحیح بخاری حدیث نمبر ۔(1849) صحیح مسلم حدیث نمبر ۔(1929)

اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی صحیح مسلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جمعہ کی رات کو باقی راتوں سے قیام کے لئے خاص نہ کرواور جمعہ کو باقی دنوں سے روزے کے لئے خاص نہ کرو الا یہ کہ وہ تمہارے روزوں کے درمیان آجائے) ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (الصیام/1930)

اور صحیح بخاری میں ہے کہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ جمعہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو میں روزے سے تھی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا ؟

تو وہ کہنے لگیں نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے ؟

تو وہ کہنے لگیں نہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : روزہ افطار کردو ۔

اور وہ کہتے ہیں کہ حماد بن جعد نے قتادہ سے سنا انہوں نے کہا کہ مجھے ابوایوب نے حدیث بیان کی کہ جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے روزہ افطار کردیا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر ۔(الصیام/1930)

ان قدامہ رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ : اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے الا یہ کہ اگر کوئی روزہ رکھتا ہو تو یہ اس کے موافق آجائے مثلا : ایک شخص ایک دن روزہ رکھتا اور ایک دن افطار کرتا ہے تو اس کا روزے والا دن جمعہ کے موافق آجائے ۔

اور اسی طرح اگر کسی کی یہ عادت ہو کہ وہ ہر مہینے کے پہلے یا آخری دن اور یا پھر مہینے کے درمیان میں روزہ رکھتا ہو ۔ مغنی ابن قدامہ جلد نمبر ۔(3 ۔ صفحہ نمبر ۔ 53)

اورامام نووی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ : ہمارے اصحاب (یعنی شافعیہ) کا قول ہے کہ اکیلا جمعہ کا روزہ رکھنا مکروہ ہے اگر تو اس سے پہلے یا بعد میں ایک روزہ ملا لیا جائے یا اس کی عادت کے روزوں کے موافق آجائے یا پھر اس کی نذر مانی ہو کہ وہ جس دن شفایاب ہوگا روزہ رکھے گا یا یہ کہ زید کے ہمیشہ آنے پر تو اگر اس کے موافق جمعہ آگیا تو مکروہ نہیں ۔

شرح المہذب جلد نمبر ۔ (6 ۔ صفحہ نمبر ۔ 479)

اور شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : سنت طریقہ یہ رہا ہے کہ طرف رجب کے اور جمعہ کا اکیلا روزہ رکھنا مکروہ ہے ۔ اھ

فتاوی الکبری جلد نمبر ۔ (6 ۔ صفحہ نمبر ۔ 180)

ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے : جمعہ کا روزہ رکھنا سنت نہیں اور اس کا اکیلا روزہ رکھنا مکروہ ہے ۔ اھ

دیکھیں کتاب : الشرح الممتع جلد نمبر ۔ (6 ۔ صفحہ نمبر ۔ 465)

تو اس نہی سے یہ چیز مستثنی ہے کہ اس سے پہلے یا بعد میں ایک روزہ رکھ لیا جائے یا پھر ان روزوں کے درمیان آجائے جو کہ عادتا رکھے جاتے ہوں ، مثلا جو کہ ایام بیض کے روزے رکھتا ہے یا پھر کسی کی معین دن روزہ رکھنے کی عادت ہو مثلا یوم عرفہ تو یہ دن جمعہ کے موافق ہو گیا اور اسی صرح اس کے لئے بھی جائز ہے جس نے یہ نذر مانی کہ جس دن زید آئے گا روزہ رکھوں گا تو وہ جمعہ کے دن آیا یا یہ کہ جس دن فلاں شخص شفایاب ہوگا تو روزہ رکھوں گا تو یہ جمعہ کا دن ہو ۔

دیکھیں کتاب : فتح الباری لابن حجر رحمہ اللہ تعالی ۔

اور اسی طرح جس کے ذمہ رمضان کے روزوں کی قضاء ہو ، تو مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ جمعہ کے دن روزہ رکھے اگرچہ وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو ۔

فتوی اللجنۃ الدائمۃ جلد نمبر ۔ (10 ۔ صفحہ نمبر ۔ 347)

اور اسی طرح اگر یوم عاشوراء یا یوم عرفہ جمعہ کو آجائے تو اس کا روزہ رکھا جائے گا کیونکہ اس کی نیت عاشوراء کی ہے نہ کہ جمعہ کی ۔

اور اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔

واللہ اعلم.